سوال نمبر ۳

تعارف:

اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں انسان کے عقائد سے لے کر عبادات تک کو تفصیل سے بیان کر دیا گیا۔ زکوٰۃ کو اسلام کا ایک اہم رکن مقرر کیا گیا ہے۔ اسلام نے اسکا مکمل نظام مقرر کر دیا تاکہ کوئی مبہم نہ رہے اس کے انسان کی اخلاقی زندگی پر بہت اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ زکوٰۃ ادائیگی سے معاشرے میں دولت کا ارتکاز نہیں رہتا ہے۔ دولت معاشرے میں گردش میں رہتی ہے۔ اور انسان اللہ کے قریب ہو جاتا ہے اور اپنے بھائیوں کے درد کو محسوس کر سکتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں امداد باہمی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 276 میں ارشاد ہے

بے شک اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

قرآن کی روشنی میں زکوٰۃ کی اہمیت

قرآن میں کئی بار زکوٰۃ ادائیگی کی تلقین کی گئی ہے جیسا کہ سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 43 میں ارشاد ہے

واقیموا الصلوۃ و اٰتوا الزکوٰۃ وارکعوا مع الراکعین

ترجمہ:
اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور سجدہ کرنے والوں کے ساتھ سجدہ کرو۔

سورۃ النور کی آیت نمبر 56 میں ارشاد ہے کہ

اقیموا الصلوۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول ٥

ترجمہ: نماز ادا کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رسول ﷺ کی اطاعت کرو۔

Scanned with CamScanner

اسلام میں زکوٰۃ کے مصارف

سورۃ التوبہ آیت نمبر 60 میں اللہ زکوٰۃ کے مصارف یوں بیان کئے گئے ہیں

اور زکوٰۃ غریبوں پر، یتیموں پر، وہ لوگ جو زکوٰۃ کو اکٹھا کرنے کے کام پر معمور ہیں، اور مؤلفۃ القلوب پر، اور جن کو قرض ادا کرنا ہو اور مسافروں پر خرچ کر سکتے ہیں، بے شک اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔

قرآن کی اس آیت سے یہ واضح ہو گیا ہے کہ زکوٰۃ کن لوگوں کو دی جا سکتی ہے زکوٰۃ کو ان لوگوں پر غریبوں، فقیروں، عاملین زکوٰۃ، جن کے دل میں اسلام کی محبت پیدا کرنا مقصود ہو، کسی کا گردن چھڑانے کے لئے، اور مسافروں پر زکوٰۃ کی رقم خرچ کی جا سکتی ہے۔

اسلام میں زکوٰۃ کا نصاب

سونا ساڑھے سات تولہ سونا پر سال میں ایک دفعہ فرض ہے 2.5%

چاندی ساڑھے باون تولے چاندی پر 2.5% سال میں ایک دفعہ

فصل جو قدرتی طریقے سے آبپاشی والی

زمین پر 5٪ جبکہ قدرتی طریقے سے آبپاشی والی زمین پر 10٪ زکوٰۃ فرض ہے

جانور 40 چالیس بکریاں 30 گائے اور پانچ اونٹ پر ایک بکری کی زکوٰۃ

معدنیات

معدنیات پر 20٪ زکوٰۃ عائد ہے

اسلام میں زکوٰۃ کا نظام

1 **صدقہ:**

صدقہ ایک ایسا نظام ہے زکوٰۃ اسلام میں جس میں کوئی بھی انسان اللہ کی رضا کے لئے اسکی راہ میں غریب لوگوں میں خرچ کرتا ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 195 میں ارشاد ہے

وانفقوا فی سبیل اللہ ۝

ترجمہ:

اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

2- خیرات

خیرات اس رقم یا مادی چیزوں کو کہتے ہیں جو لوگ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں

3- حق

حق میں زکوٰۃ اور عشر وغیرہ آجاتے ہیں۔ جو کہ غریبوں کا امیروں پر حق ہوتا ہے

4- مالِ فے

مالِ فے غنیمت کے مال کو کہتے ہیں۔ اس میں پانچ حصے کیے جاتے ہیں اور ایک حصہ غریبوں کا ہوتا ہے

5- عشر

عشر فصل پر دیا جاتا ہے۔

6- خمس

خمس یہ زمین کی مالیت پر 5٪ دیا جاتا ہے

7- زکوٰۃ

زکوٰۃ کسی بھی مال پر ایک سال جمع ہو جانے کے بعد اس کا 2.5٪ دیا جاتا ہے

زکوٰۃ کے اثرات

اسلام میں زکوٰۃ کا نظام مقرر کیا گیا ہے جس پر عمل کر کے انسان کی روحانی، اخلاقی اور سماجی زندگی پر بہت اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

زکوٰۃ کے سماجی اثرات

1۔ ارتکازِ دولت کا خاتمہ:

زکوٰۃ ادا کرنے سے معاشرے
سے دولت کے ارتکاز کا خاتمہ ہو جاتا ہے
اس طرح دولت چند ہاتھوں میں جمع ہونے
کی بجائے غریب کو بھی اسکا حصہ مل جاتا
ہے۔
سورۃ الحشر آیت نمبر 7 میں ارشاد ہے،

اور یہ دولت تم دولت مندوں کے درمیان ہی گردش میں نہ رہے

2۔ غربت کا خاتمہ:

زکوٰۃ کے نظام پر عمل کر کے
غربت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ جیسا کہ
حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنی دورِ خلافت میں
اسی پر عمل کر کے غربت کا خاتمہ کر دیا
زکوٰۃ دینے والے تو تھے لیکن زکوٰۃ لینے
والا کوئی نہ تھا۔
حدیث میں آتا ہے کہ،

اور اللہ ان کے امیروں سے رقم لیتا ہے اور غریبوں میں تقسیم کر دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

3۔ افراطِ زر کا خاتمہ:

غربت کے خاتمے کے بعد افراطِ زر یعنی مہنگائی کا خاتمہ بھی صرف اور صرف زکوٰۃ کے نظام پر عمل کرنے سے ہو سکتا ہے۔ اس لئے زکوٰۃ کی ادائیگی بہت ضروری ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

قریب ہے کہ غریبی کفر ہو جائے

4۔ فلاحی ریاست کا قیام:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے غربت ختم ہو جاتی ہے اس طرح معاشرے سے جرائم کی تعداد کم ہو جاتی ہے اور سکون کی فضا پیدا ہوتی ہے۔ معاشرہ ایک فلاحی معاشرہ بن جاتا ہے جس میں ہر انسان کے پاس اسکی ضرورت کا سامان موجود ہوتا ہے

زکوٰۃ کے اخلاقی اثرات

1۔ جرائم کے خلاف ڈھال:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرے سے تمام قسم کے جرم کا خاتمہ ہو جاتا ہے چوری وغیرہ کے خلاف ڈھال ہے۔

Scanned with CamScanner

اس طرح زکوٰۃ پر عمل کرنے سے انسان کو گناہوں سے بچ جاتا ہے اور یہ گناہوں کے خلاف ڈھال ہے

2۔ انسانیت کا جذبہ:

زکوٰۃ کے نظام کی وجہ سے انسان اپنے مسلمان بھائی کے درد کو سمجھ جاتا ہے۔ اس طرح زکوٰۃ کی وجہ سے انسانیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے کہ

وہ ہم میں سے نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھائے لیکن اسکا پڑوسی بھوکا رہے۔

3۔ امدادِ باہمی کا ذریعہ:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرہ میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح انسان خود سے پہلے اپنے مسلمان بھائی کے لئے سوچتا ہے۔ اس طرح اخلاقی طور پر وہ ایک خودغرض انسان نہیں رہتا۔

Scanned with CamScanner

زکوٰۃ کے روحانی اثرات

1۔ بخل کی صفت کا خاتمہ:

زکوٰۃ میں انسان خود اپنی مرضی سے اپنی دولت کا چند حصہ نکال کر اپنے مسلمان بھائی کو دے دیتا ہے۔ اس طرح بخل کی صفت کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔ سورۃ الحشر کی آیت نمبر 9 میں ارشاد ہے:

"جو اپنے بخل سے بچا لئے گئے سو وہی لوگ کامیاب ہوئے۔"

2۔ اللہ تعالیٰ کا قرب:

زکوٰۃ کی ادائیگی انسان اللہ کی راہ پر اسکے حکم پر کرتا ہے۔ اس طرح اسکے حکم کی تعمیل سے وہ اللہ کا قرب پاتا ہے اور اسکے قریب ہو جاتا ہے۔

سورۃ آل عمران آیت نمبر 92 میں ارشاد ہے کہ

"اور تم اللہ کا قرب ہرگز نہیں پا سکتے جب تک اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہ کرو۔"

Scanned with CamScanner

3۔ روح کی پاکیزگی:

زکوٰۃ کی ادائیگی سے انسان کے اندر سے تمام مادہ پرستی ختم ہو جاتی ہے اور اسکی روح پاکیزہ ہو جاتی ہے۔

سورۃ التوبہ آیت نمبر 103 میں ارشاد ہے کہ

اے نبی! ان کے مالوں میں سے صدقہ دیجئے اور ان کا تزکیہ کیجئے تاکہ یہ پاک ہو جائیں۔

خلاصہ بحث:

اس ساری بحث سے یہ واضح ہو گیا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی سے معاشرہ اور انسان کی اخلاقی اور روحانی زندگی پر کتنے فائدہ مند اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اس پر عمل کر کے معاشرے کو سنوارا جا سکتا ہے اور انسان کے دل میں اپنے مسلمان بھائی کے لئے ہمدردی کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور معاشرے میں سکون اور امداد باہمی کی فضا جنم لیتی ہے

بقول ڈاکٹر حمید اللہ،

زکوٰۃ میں دولت کی تقسیم نو کا اذکار نظام پایا جاتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر ۲

تعارف:

یوم سزا و جزا سے مراد ہے کہ بعد میں آنے والی زندگی۔ یعنی مسلمانوں کو اس بات پر یقین ہے کہ اس زندگی کے بعد بھی ایک زندگی آئے گی۔ اس طرح وہ اپنے دنیا کے کاموں کو اللہ کی مرضی کے مطابق گزارتا ہے اس طرح وہ دنیا کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی سرخرو ہو جاتا ہے۔ اور اس سب سے اسکی زندگی پر بہت ہی مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ انسان اللہ کا قرب حاصل کر لیتا ہے، وہ گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔ انسان کے دل سے موت کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔ اور وہ معاشرے میں اس طرح رہنے کی کوشش کرتا ہے کہ اسکے اعمال سے کسی کو تکلیف نہ پہنچے۔ اس طرح معاشرے میں اللہ کا قرب پیدا ہوتا ہے۔

یومِ سزا و جزا کا اسلامی تصور

یوم سزا و جزا سے مراد روزِ آخرت ہے۔ آخرت لفظ 'آخر' سے اخذ ہوا ہے۔ جس کے مطابق بعد میں آنے والی

چینز یہ آخرت کے اصطلاحی معنی ہیں کہ مسلمانوں کو اس دنیا کے بعد دوبارہ جی اٹھنے پر یقین ہونا۔
مسلمانوں کا اس دنیا کو عارضی دنیا تصور کرنا اور اپنے اعمال اللہ کی مرضی کے مطابق کرنا۔ اس نیت کے ساتھ کہ اللہ کے حضور پیش ہونا ہے۔ اس طرح وہ گناہوں کو چھوڑ دیتا ہے اور اچھے کام اپنا لیتا ہے

قرآن میں روزِ جزا کے حوالہ جات

زمین کو زندہ کرنے کے حوالے سے ارشاد:

سورۃ البقرہ آیت نمبر 164 میں ارشاد ہے

فاحیا بہ الارض بعد موتہا

ترجمہ:

اور وہ زندہ کرتا ہے زمین کو اسکے مرنے کے بعد۔

Scanned with CamScanner

نیند سے بیداری پر ارشاد:

سورۃ الزمر آیت نمبر 42 میں ارشاد ہے

"اور وہ اپنے قبضہ میں رکھتا ہے جن پر موت کا فیصلہ ہوجاتا ہے اور باقی روحوں کو مقررہ وقت کے لئے چھوڑ دیتا ہے۔"

فطرتِ انسانی سے عقیدہ آخرت پر دلیل:

قرآن میں فطرتِ انسانی سے اس بات کی دلیل دی ہے کہ دنیا میں نیک اور بد دونوں طرح کے لوگ ہیں۔ تو اس لئے روزِ جزا و سزا ضروری ہے تاکہ ہر ایک کو اسکے کئے ہوئے اعمال کا اجر مل سکے۔

سورۃ القلم آیت نمبر 35 میں ارشاد ہے

"کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں کے برابر کر دیں گے؟"

روزِ جزا و سزا کے انسانی زندگی پر اثرات

روزِ جزا و سزا یعنی روزِ آخرت کے انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی پر بہت ہی اچھے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

انفرادی اثرات

1۔ دنیوی زندگی کا مقصد:

عقیدہ آخرت پر یقین اور اس پر عمل کرکے انسان کو اپنی زندگی کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتا ہے۔ وہ اس بات پر یقین کر لیتا ہے کہ اس نے ابھی اللہ کی خدمت میں حاضر ہونا ہے اسکی زندگی ختم نہیں ہوگی۔
سورۃ الذریت آیت نمبر 56 میں ارشاد ہے

"اور ہم نے جن و انس کو اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا۔"

2۔ موت کے خوف کا خاتمہ:

روزِ جزا و سزا پر یقین کے بعد انسان کو اس بات کا علم ہو جاتا

Scanned with CamScanner

ہے کہ اسکی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے۔ اور اس میں وہ صرف تب ہی کامیاب ہو سکتا ہے اگر وہ اللہ کے احکامات پر عمل کرے گے۔ ایسے طرح اس کے اندر سے موت کا خوف ختم ہو جاتا ہے۔

موت ایک تجدید مذاق زندگی کا نام ہے
آخرت کے پردے میں دوسری زندگی کا نام ہے

3۔ صبر و برداشت کا پیدا ہونا:

جب انسان اس چیز پر یقین کر لیتا ہے کہ دنیا کی زندگی کے بعد بھی ایک زندگی ہے تو وہ اللہ کا قرب پیدا کر لیتا ہے۔ اس کے اندر مشکلات برداشت کرنے کی ہمت اور صبر پیدا ہو جاتا ہے

سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 153 میں ارشاد ہے

بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

4۔ اصلاح نفس کا ذریعہ:

عقیدہ آخرت پر عمل کر کے انسان اپنے نفس کی اصلاح کر لیتا ہے۔ جب اسکو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس زندگی

کے بعد اس نے خدا تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونا ہے تو وہ اپنے نفس کی اصلاح کر لیتا ہے۔

سورۃ اعلیٰ میں آیت ۱۴ میں ارشاد ہے

"تحقیق وہ فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ کر لیا۔"

۵۔ جذبہ خیر کو فروغ:

روز جزا و سزا پر یقین کر کے انسان کے اندر خیر کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے اور وہ ہر کسی کے لئے اچھا سوچتا ہے اور ہمیشہ اچھے کام کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح یہ عقیدہ آخرت جذبہ خیر کو فروغ دیتا ہے۔

۶۔ ذمہ داری کا احساس:

اسلام انسان پر بہت سی ذمہ داریاں عائد کرتا ہے۔ جیسا کہ حقوق العباد جس میں اُسے لوگوں کے حقوق پورے کرنے ہوتے ہیں۔ اگر اُسے قیامت کے دن اللہ کے پاس حاضر ہونے کا ڈر نہ ہو تو وہ اپنی ذمہ داریاں پوری نہ کرے۔ لیکن یہ عقیدہ آخرت ہی کی بدولت ہے کہ انسان میں ذمہ داری کا احساس پیدا ہو جاتا ہے۔

"دنیا آخرت کی کھیتی ہے۔"

اجتماعی اثرات

1. اخوت و بھائی چارے کو فروغ:

عقیدہ آخرت پر عمل کرنے سے انسانوں کے درمیان اخوت و بھائی چارے کو فروغ ملتا ہے۔ انکو یہ خوف ہوتا ہے کہ انہوں نے اس زندگی کے بعد آگے بھی جانا ہے۔ اس طرح وہ آپس بھائی بھائی بن کے رہتے ہیں۔
سورۃ آل عمران آیت 93 میں ارشاد ہے۔

واعتصموا جمیعا ولا تفرقوا

ترجمہ:

مل جل کر رہو اور تفرقہ میں نہ پڑو۔

2. عفو و درگزر کو فروغ:

عقیدہ جزا و سزا پر عمل کرنے سے انسان عفو و درگزر پر عمل کرتا ہے اس طرح وہ لوگوں کو معاف کرتا ہے وہ کبھی بھی اپنی ذاتی غلطیوں کی بنیاد پر کسی سے بدلہ نہیں لیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

3. انفاق فی سبیل اللہ کا فروغ:

عقیدہ آخرت پر یقین کی بنیاد پر انسان اپنے مسلمان بھائیوں کی مدد کرتا ہے اپنی دولت میں سے لوگوں پر خرچ کرتا ہے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنا ثواب سمجھتا ہے۔

سورۃ البقرہ 195 میں ارشاد ہے

وانفقوا فی سبیل اللہ ۝

ترجمہ: اور وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں۔

4. خدمت خلق کا جذبہ:

اس طرح عقیدہ آخرت کی بدولت انسان میں اللہ کی خلق کا سے اچھا سلوک اور انکی مدد کرنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اس طرح یہ فائدہ ہے کہ معاشرے میں خدمت خلق کی فضا پیدا ہوتی ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

تم میں سے سب سے قریب اللہ کے وہ ہے جو اسکی خلق کے ساتھ حسن سلوک کرے۔

5. ایفا عہد کا قیام:

عقیدہ آخرت پر یقین کرنے سے انسان اپنے وعدوں کو پورا کرتا ہے۔ اس کے دل میں یہ خوف ہوتا ہے کہ اگر اس نے اپنے عہد کی پاسداری نہ کی تو اس سے روز قیامت پوچھ گچھ ہوگی۔

سورہ بنی اسرائیل آیت 34 میں ارشاد ہے

"وعدوں کو پورا کرو بے شک اس کی پوچھ گچھ ہوگی۔"

خلاصہ بحث:

عقیدہ آخرت پر یقین کرنے سے انسان کی اجتماعی اور انفرادی زندگی پر بہت مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ اللہ نے عقیدہ آخرت کا مقصد انسان کی اس دنیا میں اللہ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے بنایا۔ اسی طرح روز جزا و سزا کا یقین انسان کو دنیا و آخرت دونوں میں سرخرو کر دیتا ہے۔

Scanned with CamScanner

سوال نمبر ۴

تعارف:

اسلام ایک مکمل دین ہے جس میں انسان کی ذاتی زندگی سے لے کر اجتماعی زندگی تک میں اسکی رہنمائی فرمائی ہے جس طرح اللہ نے عبادات اور عقائد کا پورا نظام دیا ہے اسی طرح سیاسی نظام بھی دیا ہے۔ اس طرح انسان کو سیاسی زندگی میں بھی رہنمائی فرمائی ہے۔ اسلام کا سیاسی نظام ایک مکمل اکائی ہے جس سے سیاست اور معاشرہ دونوں کی خوشحالی وجود میں آتی ہے۔ اسلام کے سیاسی نظام میں حاکمیت اعلیٰ کے مالک اللہ ہے اور انسان اللہ کا بطور خلیفہ کام کرتا ہے۔ اسلام میں ریاست کے تمام کام لوگوں کی رضامندی سے کیے جاتے ہیں اس طرح ایک خوشحال معاشرہ اور ریاست وجود میں آتی ہے۔

ریاست کے معنی:

اسلام کا سیاسی نظام:

اسلام کا سیاسی نظام سے مراد یہ ہے کہ علاقے کے وسائل کو لوگوں کی خوشحالی کے

لئے اس طرح استعمال کرنا کہ تمام لوگ خوشحال ہوں۔
ارسطو کے بقول سیاسی نظام دو چیزوں کا مجموعہ ہے قانون سازی اور اپنے شہریوں کو خوش کرنے کا نام ہے۔

ریاست کی خوشحالی کا ضامن

1. اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ:

اسلام کے سیاسی نظام میں اقتدار اعلیٰ کا مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ جب کہ مغرب کے سیاسی نظام میں اقتدار اعلیٰ لوگوں کے ہاتھ میں ہے لیکن اسلام میں اقتدار کا حق صرف خدا تعالیٰ کی ذات کے پاس ہے۔

سورۃ المائدہ آیت ۵۰ میں ارشاد ہے

اور کون ہے جو اللہ سے بہتر فیصلہ کر سکے۔

2. انسان بطورِ خلیفہ:

انسان کو اللہ تعالیٰ نے زمین پر اپنا خلیفہ مقرر کیا ہے۔ اس طرح انسان کو پابند کر دیا گیا ہے کہ انسان کی اہمیت اللہ کے احکامات کے مطابق ہوگی۔

سورۃ البقرہ آیت 30 میں ارشاد ہے۔

"اور جب اللہ نے اپنے فرشتے سے کہا کہ میں زمین پر اپنا نائب بنانے والا ہوں۔"

3۔ احتساب کا نظام:

اسلام کے سیاسی نظام میں احتساب کو بہت اہمیت حاصل ہے۔ اس طرح حکمران کو کا احتساب کیا جاتا ہے۔ اسلام میں احتساب چار درجوں پر کیا جاتا ہے۔ خلیفہ اور اسکی شوریٰ عوام کے سامنے، خلیفہ اپنی شوریٰ کے سامنے، عدالت کے سامنے اور خدا تعالیٰ کے سامنے۔

4۔ کرپشن سے پاک نظام، ترقی کا ضامن:

اسلام کا سیاسی نظام اس طرح مرتب کیا گیا ہے کہ اس میں کرپشن یا غیر قانونی طریقوں کی کوئی گنجائش نہیں بچتی۔ اس طرح سب کچھ لوگوں کی فلاح و بہبود کے لیے کیا جاتا ہے اور ملک و قوم کی ترقی کا ضامن بنتا ہے۔

Scanned with CamScanner

5. سودی نظام کا خاتمہ:

اسلام کے سیاسی نظام میں سود کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اسی لیے اسلام نے سود کی سخت ممانعت فرمائی ہے۔ اس کی جگہ اسلام نے تجارت کرنے کا حکم دیا ہے

سورۃ آل عمران آیت 130 میں ارشاد ہے

اور سود دوگنا چوگنا کر کے نہ کھاؤ۔

6. اسلامی ریاست ایک فلاحی ریاست:

اسلامی سیاسی نظام کی بدولت ایک فلاحی ریاست قیام میں آتی ہے۔ جس میں لوگوں اور عوام کی فلاح بہبود کے لیے کوشش کی جاتی ہے

حدیث میں ارشاد ہے کہ

جو مال چھوڑ دے وہ رشتہ داروں کی وراثت ہے اور جو کوئی قرضہ چھوڑ دے وہ ریاست کی ذمہ داری ہے۔

Scanned with CamScanner

معاشرے کی خوشحالی

1۔ انسانی حقوق کی پاسداری:

اسلام کے سیاسی نظام میں معاشرے میں خوشحالی اس طرح آتی ہے کہ اس معاشرے میں ہر انسان کے حقوق کی پاسداری کی جاتی ہے۔ ہر کسی کو اسکا حق ملتا ہے۔

حدیث میں آتا ہے کہ

"ہر کسی کی جان و مال کی ذمہ داری اللہ نے تو دی ہے لہذا اس کی دی ہوئی ضمانت میں غداری نہ کرو۔"

2۔ عدل و انصاف کا حامل معاشرہ:

اسلام کے سیاسی نظام میں عدل و انصاف کو ملحوظ خاطر رکھا جاتا ہے اسلام میں ہر کسی کو انصاف دیا جاتا ہے چاہے اس کی ذات، نسل، رنگ کے

سورۃ النحل آیت نمبر 90 میں ارشاد ہے

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ ۝

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ عدل و احسان کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

Scanned with CamScanner

3۔ لوگوں کی رائے دہی کو اہمیت:

اسلام کے سیاسی نظام میں لوگوں کی رائے دہی کو بہت اہمیت دی گئی ہے۔ ہمارے خلفاء نے بھی جب بھی کوئی گورنر چننا ہوتا تو لوگوں کی مشاورت سے چنتے اس طرح ہی ایک مثالی معاشرہ وجود میں آتا ہے

سورۃ آل عمران آیت 159 میں ارشاد ہے،

"اور آپس کے معاملات میں ان سے مشورہ کر لیا کرو۔"

4۔ اقلیتوں کے حقوق:

ایک مثالی اور خوشحال معاشرہ وہی ہوتا ہے جس میں اقلیتوں کو مکمل حقوق حاصل ہوں۔ جہاں انکی جان، مال اور عزت محفوظ ہو جہاں وہ اپنے مذہب پر عمل پیرا ہو سکیں۔ اسلام کے سیاسی نظام نے اقلیتوں کو مکمل حقوق دے کر ایک خوشحال اور مثالی معاشرے کی بنیاد رکھ دی۔

سورۃ البقرہ آیت 256 میں ارشاد ہے،

لا اکراہ فی الدین

ترجمہ:

دین میں کوئی جبر نہیں۔

Scanned with CamScanner

5. ایثار و قربانی پر مبنی معاشرہ:

اسلام کے سیاسی نظام نے ایسا معاشرہ تشکیل دیا جہاں ایثار و قربانی کے ذریعے تمام لوگ ہر وقت ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ اپنے بھائی کا درد اپنا سمجھتے ہیں۔ اس طرح ایثار و قربانی کی بنیاد پر ایک خوشحال معاشرہ وجود میں آتا ہے۔

6. لوگوں کی جان، مال اور عزت کی حفاظت:

ایک خوشحال معاشرے کی یہ بنیاد ہے کہ تمام لوگوں کی جان، مال اور عزت محفوظ ہوں۔ اسلام کے سیاسی نظام نے معاشرہ میں تمام لوگوں کی جان، مال، اور عزت کو حفاظت بخشی اور ایک مثالی معاشرہ وجود میں آیا۔

خلاصہ بحث:

اسلام نے ایک ایسا سیاسی نظام دیا جس میں صدر ریاست اور معاشرہ دونوں کو تقویت اور خوشحالی ملتی ہے اس طرح اسلام کے سیاسی نظام پر عمل کر کے ریاست اور معاشرے میں خوشحالی لائی جا سکتی ہے

سوال نمبر ۷

تعارف:

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے۔ جس میں نہ صرف عقائد اور عبادات کی تعلیمات دی گئیں بلکہ اسلام میں معاشی نظام کی بھی مکمل تفصیل دی گئی۔ اسلام کے معاشی نظام میں اشتراکیت اور اجارہ داری دونوں نظام کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ اس طرح اسلام کا معاشی نظام ہی دنیا کا کامیاب اور مکمل ہے۔ اسکی خصوصیات میں معاشی ترقی کا حصول، بعض کو بعض پر فضیلت، رزق حلال کمانے کی تلقین، محنت سے روزی کمانا ہے۔ آج کا نظام سود سے گھرا ہوا ہے اس طرح زکوٰۃ اور تجارت کو لاگو کرکے اور ہر بجٹ کو صحیح موجبہ اور بیت المال کا نظام قائم کرکے آج کے معاشی نظام کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔

سورۃ النجم آیت نمبر ۳۹ میں ارشاد ہے،

وان لیس للانسان الا ما سعیٰ ۝

ترجمہ:

"انسان کے لئے وہی کچھ ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔"

اسلام کے معاشی نظام کے اصول

1. معاشی ترقی کا حصول:

اسلام کے معاشی ترقی کا سب سے پہلا اصول یہ ہے کہ یہ معاشی ترقی کے حصول کو ضروری مانا جاتا ہے۔ سب سے پہلا مقصد معاشی ترقی کا حصول ہے۔

سورۃ الاعراف آیت ۱۰ میں ارشاد ہے کہ

"اور ہم نے تمہیں زمین میں رہنے کی جگہ دی اور روزی کمانے کے اسباب پیدا کئے۔"

2. رزق حلال کا حصول:

اسلام کے معاشی نظام کا یہ اصول ہے کہ اسلام میں صرف اور صرف حلال رزق کمانے کی تلقین کی گئی ہے۔ اسلام میں حرام رزق کمانے کی سختی سے ممانعت کی ہے۔

سورۃ البقرہ آیت نمبر 29 میں ارشاد ہے۔

"اور وہی ہے جس نے زمین میں پیدا کیا سب تمہارے لئے۔"

3۔ بعض کو بعض پر فضیلت:

اسلام کے معاشی نظام میں کچھ لوگوں کو رزق کی عطا میں بعض پر فضیلت بخشی ہے۔ اس طرح یہ سب اللہ کی طرف سے عطا کردہ ہے جس میں اس نے اپنی مرضی سے کسی انسان کو فضیلت بخشی۔ سورۃ بنی اسرائیل آیت ۲۱ میں ارشاد ہے:

"اور ہم نے بعض کو بعض پر فضیلت دی۔"

4۔ اسراف کی ممانعت:

اسلام کے معاشی نظام میں اعتدال پسندی کو اہمیت دی گئی ہے جبکہ فضول خرچی اور اسراف سے سختی سے ممانعت کی۔ اس طرح فضول خرچ لوگوں کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فضول خرچ لوگوں کو ذرہ پسند نہیں فرماتا ہے۔

سورۃ الاعراف آیت ۳۱ میں ارشاد ہے

"کھاؤ پیو اور فضول خرچی نہ کرو اور اللہ فضول خرچ لوگوں کو پسند نہیں کرتا۔"

Scanned with CamScanner

5۔ انفاق فی سبیل اللہ کا حکم:

اسلام کے معاشی نظام میں اس بات پر بھی حکم دیا گیا ہے کہ جس کے پاس جتنا ہے وہ اتنا خرچ کرے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ اس طرح معاشرے کے غریب لوگوں کی بھی کفالت ہو جاتی ہے۔

سورۃ البقرہ آیت 3 میں ارشاد ہے:

اور جو ہم نے رزق دیا ہے وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔

6۔ ربا سے پاک نظام:

ربا عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کہ بڑھنا، نشوونما پانا۔ اس میں جب کوئی رقم چھوڑ دی جاتی ہے تو وہ بجائے اسکے کہ کم ہو بڑھتی جاتی ہے کیونکہ اس پر سود لیا جاتا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے 4 لوگوں پر لعنت فرمائی ہے

1۔ سود لینے والا

2۔ سود دینے والا

3۔ حساب کتاب رکھنے والا

4۔ گواہی دینے والا

7. روزگار کے نام پر غلامی کا خاتمہ:

اسلام کے معاشی نظام میں غلامی کی تردید کی گئی ہے یعنی کہ روزگار کی بنیاد پر کوئی بھی کسی کو غلام نہیں بنا سکتا۔ مزدور کو اس کی مزدوری پسینہ خشک ہونے سے پہلے دی دینی چاہئے اور غلامی کی اسلام نے سختی سے ممانعت فرمائی ہے۔

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے

ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا ہے تم نے کب سے انہیں غلام بنا لیا ہے۔

8. دولت کی گردش کو یقینی بنانا۔

اسلام کا معاشی نظام ہوا ذخائر دولت کی ممانعت کرتا ہے۔ اسلام میں دولت کو چند امیر ہاتھوں میں اکٹھا کرنے کی سختی سے پابندی کی گئی ہے۔ اسلام میں دولت کے گردش میں رکھنے کا نظام ہے۔ اس نظام کی بنیاد زکوٰۃ پر رکھی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے دولت کے گردش میں رہتی ہے۔

سورۃ الحشر آیت نمبر 7 میں ارشاد ہے۔

اور ایسا نہ ہو کہ دولت تم چند امیروں کے ہاتھوں میں ہی گردش کھاتی رہے۔

Scanned with CamScanner

9۔ دولت کمانے کا یکساں حق:

اسلام کے معاشی نظام میں تمام لوگوں کو دولت کمانے کا برابر حق دیا گیا ہے۔ اس معاملے میں کسی انسان کو کسی پر ترجیح نہیں دی گئی ہے۔ اس طرح اسلام نے معیشت میں بھی برابری کا درجہ دے کر سب انسانوں کو برابر کر دیا۔

10۔ ذخیرہ اندوزی کی ممانعت:

اسلام میں ذخیرہ اندوزی یعنی غلہ کو جمع کر کے رکھنے کی بھی سختی سے باز پرس کی ہے۔ اسکا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ غلہ کو جمع کرتے ہیں اور جب اسکی کمی ہو جاتی ہے پھر مہنگا کر کے بیچتے ہیں۔ اسلام کا معاشی نظام اس قباحت سے پاک ہے۔

سورۃ التوبہ آیت 34 میں ارشاد ہے۔

"اور جو لوگ سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ہیں انہیں دردناک عذاب کی وعید سنا دو۔"

جدید دور کا معاشی نظام

آج کا معاشی نظام سود کی بنیاد پر رکھا گیا ہے آج کا معاشی نظام ربا اور سود کی بنیاد پر چلتا ہے۔ اس کے نتیجے میں دولت چند ہاتھوں میں اکھٹی ہو کر رہ جاتی ہے۔ اس طرح امیر امیر تر اور غریب غریب تر ہوتا جا رہا ہے۔ IMF کے سروے کے مطابق دنیا میں کل دولت کا 80٪ صرف 3٪ لوگوں کے ہاتھوں میں جمع ہے۔ اس سے سود کی قباحت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

جدید دور میں اسلامی معاشی نظام کا لاگو کرنا:

1. مضاربت و مشارکت کا نظام:

سود کے نظام کو ختم کرنے کے لئے ایک طریقہ یہ ہو سکتا ہے کہ سرمایہ دار کسی کو کاروبار کرنے کے لئے رقم دیتا ہے اور وہ اس میں اپنی مزدوری لگاتا ہے۔ پھر اس طرح دونوں منافع کو تقسیم کر لیتے ہیں۔ اس طرح سود کی قباحت سے بھی بچا جا سکتا اور معاشی نظام بھی بہتر ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

2۔ اجارہ

اجارہ میں سرمایہ کار اپنی مشینری دیتا ہے۔ جس کو استعمال کر کے مزدور منافع کماتا ہے۔ یہ ایک سود کے برعکس منافع بخش تجارت ہے۔

3۔ مرابحہ مؤجلہ:

جب کبھی کوئی شخص بینک ادھار لینے جائے تو ضروری ہے کہ بینک سے بھی سود کا نظام ختم کیا جائے۔ بینک وہ ہی چیز اُسے خرید کر ادھار بیچ دے۔ اس طرح سود کے نظام سے بچا جا سکتا ہے۔

4۔ اسلام کا نظام عاقلہ:

اس میں ایک گروپ یا قبیلہ چند پیسے جمع کر کے رکھتے ہیں۔ اس طرح جب کبھی کسی شخص کو ضرورت پیش آتی ہے تو اس انسان کی ان جمع شدہ پیسوں میں سے مدد کر دی جاتی ہے۔

5۔ بیع معجل

اس میں اقساط پر رقم دی جاتی ہے۔

6۔ اسلام کا قرض حسنہ کا نظام:

اسلام کا قرض حسنہ کا

کا نظام بہت خوبصورت ہے جس میں ضرورت مند کو بغیر کسی سود کے کچھ عرصہ کے لئے رقم دے دی جاتی ہے

7. بیت المال کا قیام:

اسلام کے معاشی نظام میں بیت المال کا نظام ہے جس سے غریب، ضرورت مندوں اور بوڑھے لوگوں کی مدد کی جاتی ہے۔ اس طرح وہ سود سے بچ جاتے ہیں۔

خلاصہ بحث:

اسلام کا معاشی نظام ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ اس میں کسی طرح کا شک نہیں پایا جاتا۔ اس پر عمل کرکے آج کے سودی نظام پر مبنی معیشت کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ سودی نظام کی قباحت کو ختم کرنے کے لئے بھی اسلام نے متبادل طریقے دیئے ہیں جن پر عمل کرکے اسلامی معاشی نظام کا نفاذ کیا جا سکتا ہے اور معاشرے کی ترقی کا ضامن ہو سکتا ہے۔

Scanned with CamScanner